104587 ـ خاوند نے طلاق کی قسم اٹھائی کہ اگر آواز سنی تو گھر سے نکال دیگا

سوال

کیا طلاق کی قسم میں مطلقا الفاظ کا اعتبار ہو گا یا کہ قسم اٹھانے والے کی نیت کا اعتبار کیا جائیگا ؟
مثلا کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق کی قسم اٹھاتے ہوئے کہا کہ: اگر میں نے تیری آواز سنی تو تجھے گھر سے نکال دونگا، اس سے اس کا مقصد یہ ہو کہ وہ بلند آواز سے نہ روئے تا کہ پڑوسی اس کی آواز نہ سن سکیں، تو بیوی پست آواز میں روئے، اور خاوند اسے گھر سے نہ نکالے تو کیا طلاق واقع ہو جائیگی ؟
یا کہ صرف یہ قسم ہو گی جس کا کفارہ ادا کرنا ہو گا، اور کیا کسی بھی آواز پر حکم لگایا جائیگا یا کہ جو اس نے نیت کی تھی اسی پر ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

معلق کردہ طلاق مثلا خاوند کا بیوی کو کہنا: اگر میں نے تیری آواز سنی تو تجھے طلاق.

اس مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف پایا جاتا ہے، جمہور علماء کرام کے ہاں طلاق واقع ہو جاتی ہے، ان کے ہاں خاوند کی نیت نہیں دیکھی جائیگی کہ آیا اس نے طلاق کا ارادہ کیا تھا یا نہیں ؟

اور بعض اہل علم ـ اور ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی یہی اختیار کیا ہے ـ کہتے ہیں کہ اس طلاق میں قائل کی نیت کو دیکھا جائیگا، اگر تو اس نے کسی چیز پر ابھارنا چاہا ہو، یا پھر کسی کام سے روکنا چاہا ہو تو طلاق واقع نہیں ہوگی، بلکہ قسم ٹوٹنے کی صورت میں خاوند کو قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا، اور اگر وہ طلاق کا ارادہ رکھتا ہو شرط پوری ہونے کی صورت میں طلاق واقع ہو جائیگی.

اور پھر نیت کا علم تو اللہ سبحانہ و تعالی کو ہی ہے کیونکہ اس پر تو کوئی بھی چیز مخفی نہیں رہتی.

اس لیے مسلمان شخص کو اپنے پروردگار پر حیلہ سازی کرنے سے اور اپنے آپ کو دھوکہ دینے سے اجتناب کرنا چاہیے.

طلاق کی قسم یہ ہے کہ خاوند کہے: مجھ پر طلاق یا مجھ پر طلاق لازم ہے اگر میں نے تیری آواز سنی، اس کلام میں بھی مندرجہ بالا اختلاف پایا جاتا ہے.

اس ویب سائٹ دوسرے قول کے مطابق ہی فتوی دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ خاوند کی نیت کا اعتبار کیا جائیگا.

یہ تو اصل قسم یا طلاق معلق کرنے کے بارہ میں ہے.

اور پھر خاوند کی نیت کے اعتبار کے لیے بھی خاوند کی مراد ہی معتبر ہو گی، اور جس مدت میں وہ بیوی کو روکنا چاہتا ہے اس کی تحدید بھی خاوند کی بات ہی مانی جائیگی.

اس لیے اگر خاوند کے قول: " اگر میں نے تیری سنی تو " سے اس کی مراد یہ ہو کہ اگر پڑوسیوں نے یہ آواز سنی تو اس نیت پر عمل کیا جائیگا، لہذا اگر وہ پست آواز میں روئی کہ پڑوسی اس کو نہ سن سکیں تو طلاق واقع نہیں ہوگی.

اور اسی طرح اگر خاوند کی نیت یہ ہو کہ صرف اس وقت ہی آواز بلند نہ کرنا تو بھی اس کی نیت پر عمل کیا جائیگا.

صورت مسئولہ میں جواب کا خلاصہ یہ ہوا کہ: اگر خاوند اپنی بیوی کو منع کرنا چاہتا تھا اور اسے طلاق دینے کا ارادہ نہ تھا تو قسم ٹوٹنے کی صورت میں اس پر قسم کا کفارہ لازم آئیگا اور اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی.

اور اگر وہ اس سے طلاق کا ارادہ رکھتا تھا تو بیوی کو طلاق ہو جائیگی.

اور اگر وہ بیوی کو آواز بلند کرنے سے منع کرنا چاہتا تھا اور بیوی پست آواز میں روئی تو اس کی قسم نہیں ٹوٹےگی اور اس پر کچھ لازم نہیں آئیگا.

خاوند کو اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرنا چاہیے اور طلاق کو اس کے موقع اور جگہ کے بغیر استعمال نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ طلاق ڈرانے دھمکانے کے لیے اور عورت پر ظلم کرنے کے لیے نہیں بنائی گئی.

اور اسے طلاق کی قسم اٹھانے سے اجتناب کرنا چاہیے تا کہ اس کی ازدواجی زندگی تباہی اور ناکامی کی طرف نہ چل نکلے پھر اسے اس وقت ندامت کا سامنا کرنا پڑے کہ اس وقت نادم ہونے کا کوئی فائدہ ہی نہ ہو.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اور مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم .